© rasailojaraid.com

طبیعت میں ہیجان و مرض تھی فخر و بہجت تھے مگر وہ پیغمبر اسلام کے ادب آداب کا اہتمام دینی مسائل کے بیان میں ضروری سمجھتے تھے۔ وہ بہت سے محتاط عالم ہو گئے تھے آج سے دن بجار بجے ٹھیک وقت ہوا۔ آپ بیہوش ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت و بخشش کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔

مسز اندرا گاندھی پارلیمنٹ کے فیصلہ کے مطابق جیل گئیں اور ان کی کانگریس کے فیصلے کے مطابق ہزاروں آدمیوں نے اپنے آپ کو جیل کے لئے پیش کیا اور وہ بھی جیل گئے۔ یہ جیل کیا تھی؟ چند روز کا ایک کھیل اور تفریح تھی۔ اس سلسلہ میں ہم کو یہ دیکھ کر سخت افسوس اور ملال ہوا کہ ان جیل جانے والوں میں ایک معقول تعداد مسلمانوں کی بھی تھی ابھی کچھ زیادہ دنوں کی بات نہیں ہے، امرجنسی کے دنوں میں ترکمان گیٹ دہلی میں جو ہولناک قیامت گذری تھی وہ مسلمانوں پر ہی گذری تھی۔ پھر دہلی۔ ہریانہ اور مغربی اترپردیش میں تعقیم (Sterlisation) کی نہایت سخت اور تند و تیز باد صرصر چلی تو اس کا نشانہ بھی زیادہ تر مسلمان ہی تھے، اس کے نتیجہ میں ہزاروں مسلمان عورتیں ہمیشہ کے لئے بانجھ ہو گئیں، شادی شدہ تو درکنار اسینکڑوں غیر شادی شدہ نوجوان ناکارہ بن گئے، کتنے ہی لوگ آپریشن کے اثر سے مر گئے، دہاندلی کا یہ عالم تھا کہ سن رسیدہ اور بوڑھے لوگوں پر بھی عمل تعقیم کیا گیا، خوف اور دہشت کا حال یہ تھا کہ ہریانہ کے علاقہ میں مسلمانوں نے بس میں سفر کرنا ترک کر دیا تھا اور ہزاروں مسجدیں تھیں جن میں نمازوں کے اندر باقاعدہ دعائے تعقیم پڑھی جاتی تھی، بعض اشخاص نے ذاتی طور پر اور مختلف جماعتوں کے وفود نے اجتماعی طور پر وزیر اعظم سے ملاقات کر کے ان کو اس صورت حال کی طرف متوجہ کیا لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہوا اور وہ ناکام و نامراد واپس آ گئے۔

مسز اندرا گاندھی نے اپنے دور حکومت میں جو عظیم الشان سیاسی کارنامے انجام دیئے ہیں ہم نے انھیں صفحات میں ان کا برملا اعتراف کیا ہے نیز اس کے ساتھ ہی امرجنسی کے زمانہ میں جو بے اعتدالیاں اور زیادتیاں ہوئیں، ہم نے ان کی بھی داد دی ہے، لیکن اس سے انکار نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا جا سکتا کہ اس زمانہ میں پریس کی زبان پر پہرے بٹھا دیئے گئے، تقریر و تحریر کی آزادی سلب کر لی گئی، شہری حقوق پر قدغن ہو گئی، دستور میں نامناسب ترمیمات ہوئیں اور ان سب سے مسز اندرا گاندھی کی جو تصویر ابھر کر سامنے آئی وہ یہ تھی کہ وہ حد درجہ خودسر، بڑی ضدی ہٹ کی پوری، جاہ طلب اور اقتدار پسند ہیں۔ نیز یہ کہ انہیں من مانی کرنے میں کسی ضابطہ، قانون اور دستور کا لحاظ نہیں رہتا، یہ احساس عام اور ملک گیر تھا۔ اور اسی کا نتیجہ تھا کہ مارچ ۱۹۷۷ء کے پارلیمنٹ کے انتخاب میں ان کی حکومت کا تختہ الٹ گیا اور ملک میں ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا جو اپنی نظیر آپ تھا۔

اسلام کے ایک طالب علم کے لئے یہ سب کچھ کیا تھا؟ قرآن کے قانون مکافاتِ عمل کے مطابق اپنے کئے کی سزا اور اپنے جرائم کی پاداش تھی، غریب کی زبان میں اس کو اس طرح بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ ایمرجنسی کے زمانہ کے گناہوں اور بدعنوانیوں کے بدلہ اور انتقام میں قہر و غضب خداوندی اس انقلاب کی شکل میں نمودار ہوا۔ اس بنا پر جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ان کا فرض تھا کہ وہ اس انقلاب کو قرآن مجید کے قانون مکافاتِ عمل کا ایک مظاہرہ سمجھتے اور ان لوگوں کے ساتھ کسی قسم کی کوئی ہمدردی نہ رکھتے جو اس قانون کے مطابق اسی وقت عذاب الٰہی میں مبتلا ہیں، قرآن مجید میں ارشاد غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا یہی منشا اور مفاد ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ جن مسلمانوں نے مسز اندرا گاندھی کے ساتھ جیل جا کر ان کے ساتھ ہمدردی اور وفاداری کا مظاہرہ کیا ہے انہوں نے اسلامی حمیت و غیرت اور ملی خودداری و عزتِ نفس کا مذاق اڑایا اور اس کی توہین کی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

© rasailojaraid.com